مراسلت

پروفیسر سیّد محمد سلیم
ادارہ تعلیمی تحقیق - لاہور

"الحرکات التبشیریہ فی المغرب الاقصیٰ---" از ڈاکٹر بلقاسم حنّاشی کا حال پڑھا۔ امید ہے کہ کتاب اچھی ہوگی مگر اندازہ ہوتا ہے کہ [کتاب] میں سیاسی پس منظر زیادہ بہتر انداز میں پیش نہیں ہوا۔ برلن کانگرس میں یہ تمام نوآبادیات قائم کرنے والے یورپ کے ممالک جمع ہوئے تھے اور باہمی فیصلہ کر کے بندر بانٹ پر تیار ہو گئے تھے۔ شمالی افریقہ فرانس کو ملا تھا، وسطی ایشیا روس کو ملا تھا، مشرق وسطیٰ برطانیہ کو ملا تھا، کانگو جرمنی کو ملا تھا۔ اس کے بعد ہر طاقت نے اپنے مجوّزہ خطہ پر قبضہ کر لیا، کسی دوسرے نے مزاحمت نہیں کی۔ برلن کانگرس کی رپورٹ شائع شدہ موجود ہے۔ اس میں تفصیل درج ہے۔ اس زمانے میں مسلمان ملکوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں تھی، ان کی کوئی آواز نہیں تھی، اس سلسلہ میں اس رپورٹ کو دیکھنا چاہیے تھا۔

۱۸۵۷ء کے قسیس میں آپ نے مسلمان لکھنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک بڑی اہم کتاب نہ معلوم کس طرح ذہن سے اتر گئی۔ "فرنگیوں کا جال" از امداد صابری دہلوی، بڑی جامع کتاب ہے۔ علماء کا کردار بڑی جامعیت سے پیش کیا ہے۔

مولوی رحمت اللہ کیرانوی اور ڈاکٹر وزیر خان کا مشہور معرکتہ الآراء مناظرہ ۱۸۵۴ء بھی اس قابل ہے کہ اس کا ذکر کیا جاتا۔ رسالہ "البحث الشریف فی اثبات النسخ والتحریف" [مرتب وزیر الدین، طابع حافظ عبد اللہ، فخر المطابع شاہجہان آباد، دہلی] ۱۲۷۰ھ میں شائع ہوا۔ شاہزادہ ولی عہد مرزا فخر الدین بن سراج الدین بہادر شاہ دہلی کے حکم سے طبع ہو کر اشاعت پذیر ہوا۔"

[امداد صابری مرحوم نے برصغیر میں مسیحی مشنری سرگرمیوں کے حوالے سے علمائے کرام کی تصنیفی اور مناظراتی مساعی پر قابلِ قدر کام کیا ہے۔ اُن کے والد ماجد مولانا شرف الحق دہلوی (م ۱۹۳۶ء) بڑے کامیاب مناظر اور منصف تھے۔ صابری صاحب نے "تاریخِ صحافتِ اُردو" کی ایک جلد میں اُن کی مختصر سوانح عمری شامل کی ہے، بعد میں مفصّل سوانح بھی اُنہوں نے لکھی ہے۔

اسی طرح مولانا رحمت اللہ کیرانوی پر صابری صاحب کی تالیف "آثارِ رحمت" کام کی چیز ہے۔ سُنا ہے کہ "فرنگیوں کا جال" دوبارہ کراچی سے چھپ گئی ہے۔ مسلم مناظرین کی ان سوانح عمریوں کے علاوہ پانچ جلدوں میں اُن کی "تاریخِ صحافتِ اُردو" بھی اِس موضوع پر معلومات کی کان ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ صابری صاحب کی ان مساعی پر قلم اٹھایا جائے اور اگر پروفیسر صاحب یہ کام کر سکیں تو صابری صاحب کے کام کی اہمیت زیادہ بہتر طور سامنے آ سکے گی۔ مدیر]

حسن معزالدین قاضی

پاکستان انٹر ریلیجس ڈائیلاگ ایسوسی ایشن

لاہور

[گزشتہ شمارے کے اداریے میں مسلم - مسیحی مکالمے کے حوالے سے چند گذارشات کی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں راقم الحروف کا تاثر مسیحی پریس میں شائع ہونے والی رپورٹوں پر مبنی تھا۔ مسلم - مسیحی مکالمے میں گفتگو کرنے والوں میں کبھی کسی معروف عالمِ دین کا نام نظر سے نہیں گزرا تھا، اس لیے ادھر توجہ دلائی گئی نیز "شاداب" (لاہور) کی ایک رپورٹ کے حوالے سے گفتگو کی گئی تھی۔ جناب حسن معزالدین قاضی نے اپنے گرامی نامے میں اس موضوع پر لکھتے ہوئے صورتِ حال واضح کی ہے۔ ان کے گرامی نامے کے متعلقہ حصے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

"مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں جناب کا اداریہ محلِ نظر ہے۔ میں ۱۹۸۴ء سے بین المذاہب مکالمہ سے وابستہ ہوں۔ پاکستان ایسوسی ایشن آف انٹر ریلیجس ڈائیلاگ کا بانی رکن اور قریباً ۶ سال سے صدر ہوں۔

آپ کی رائے سے اتفاق ہے کہ "مکالمہ تو اپنی بات دلائل کے ساتھ کہنے اور دوسروں کا نقطۂ نظر تحمل اور کھلے دل کے ساتھ سننے کا نام ہے۔" پندرہ روزہ "شاداب" کے مدیر ہماری ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو پارٹی کے معزز رکن ہیں، معروف صحافی ہیں مگر ان کی رپورٹنگ صحیح نہیں ہے۔ "شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ پر حکومت کی مذمت" اس سیمینار کا موضوع ہی نہ تھی۔ موضوع تھا کہ حصولِ آزادی میں اقلیتوں کا کیا کردار تھا۔ گویا ماضی کی تاریخ کا مطالعہ تھا جو ۱۹۴۷ء تک کے عرصہ کے لیے تھا۔ سیمینار کے بعد جو قرارداد منظور ہوئی، اس میں بھی شناختی کارڈ کا کوئی ذکر نہ تھا۔ محترم احمد سعید کرمانی صاحب (جو ۱۹۴۷ء تک کی تاریخ کے عینی شاہد ہیں۔) کا خیال تھا کہ حصولِ پاکستان کی تحریک میں مسیحی کردار نمایاں نہ تھا اور یہ حقیقت ہے کہ ان کی تقریر کے دوران بدتمیزی ہوئی۔ ہوٹنگ کرنے والے چہروں کو میں پہچان نہ سکا تھا۔ وہ چہرے ہماری ایسوسی ایشن کے ماہانہ ہونے والے اجلاس میں نہ پہلے نظر آئے نہ بعد میں۔

جناب کی اس رائے سے میرا اتفاق نہیں ہو سکا کہ مکالمہ کے "مقصد کے لیے کام کرنے والے